شیخ المشائخ اِمام ابو عبد الرحمٰن محمد السلمی
کے نصیحت پارے

پیارے بیٹے!

اِمام ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد نیشاپوری السلمی علیہ الرحمہ [م ۴۱۲ھ]

ترجمہ و تحقیق: محمد افروز قادری چریاکوٹی

برائے ایصالِ ثواب
• مرحومہ حجن زلیخا مرحوم حاجی احمد علی • مرحوم ماسٹر حاجی حیدر علی
• مرحومہ حجن خیر النساء مرحوم محمد حافظ • مرحومہ حجن نرگس سحر ڈاکٹر حامد اقبال

نوری مشن مالیگاؤں
پیش کش: رضا لائبریری مالیگاؤں

بہ فیض: تاج دار اہلِ سُنّت مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا نوری وحضور تاج الشریعہ علیہما الرحمۃ
زیرِ سرپرستی: امینِ ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی، مارہرہ مطہرہ

عمل کی سوکھتی رگ میں ذرا سا خون شامل کر
مرے ہمدم فقط باتیں بنا کر کچھ نہیں ملتا!

شیخ المشائخ اِمام ابوعبدالرحمٰن محمد السلمی کے نصیحت پارے

پیارے بیٹے!

-: تصنیف لطیف :-

اِمام ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین بن محمد نیشاپوری السلمی علیہ الرحمۃ [م ۴۱۲ ھ]

-: ترجمہ و تحقیق :-

محمد اَفروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

سلسلۂ اشاعت نمبر۱۱۱

کتاب : امام سلمی کے نصیحت پارے ''پیارے بیٹے!''

تالیف : امام ابوعبدالرحمٰن محمد السلمی نیشاپوری

ترجمہ : ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

afrozqadri@gmail.com

تصویب : علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری- مدظلہ النورانی-

نظر ثانی : مولانا کمال احمد شمسی گھوسوی- حفظہ اللہ-

کتابت : قادری کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ سینٹر، چریاکوٹ، مئو

صفحات : ۳۲

اشاعت : ۲۰۱۹ء - ۱۴۴۰ھ

ناشر : نوری مشن مالیگاؤں

ہدیہ : دُعائے خیر بحق معاونین واراکین

مرکزِ ترسیل

مدینہ کتاب گھر، متصل: مدینہ مسجد، آگرہ روڈ مالیگاؤں

Cell. 9325028586, gmrazvi92@gmail.com

فہرست

تعارف صاحبِ کتاب

حضرت ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ نیشاپوری السلمی ۳۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ شیخ عمرو بن نجید کی صاحبزادی اور شیخ حسین بن موسیٰ کی اہلیہ تھیں، اور خود بھی اپنے وقت کی بڑی عالمہ وزاہدہ تھیں۔ ظاہر ہے ایسے کوکھ سے جنم لینے والا بچہ علم وفضل میں جس عظمت و شان کا بھی مالک ہو؛ کم ہے۔

کہا جاتا ہے کہ شیخ ابوالقاسم نصرابادی کو عازمِ سفر دیکھ کر امام سلمی کے دل میں زیارتِ حرمین کی تڑپ انگڑائیاں لینے لگی۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں اپنی والدہ سے اِجازت چاہی تو انھوں نے فرمایا: ٹھیک ہے جاؤ؛ مگر یاد رکھنا خانۂ خدا کے مسافر ہونے جارہے ہو، تو اپنے محافظ فرشتوں کو کوئی ایسا عمل لکھنے کا موقع نہ دینا جو کل عرصۂ محشر میں تمہارے لیے سامانِ فضیحت بن جائے۔

مدرسہ نیشاپور میں آپ کی اِبتدائی تعلیم ہوئی۔ بہت ہی چھوٹی عمر سے آپ نے کتابت کے ساتھ اپنا تعلق اُستوار کرلیا تھا۔ محدث نیشاپور امام ابوبکر صبغی کی روایتوں کو جس وقت آپ نے ضبطِ تحریر میں لانا شروع کیا؛ اُس وقت آپ کی عمر مشکل سے کوئی آٹھ سال رہی ہوگی۔

آپ نے بہت سے علوم وفنون میں تبحر حاصل کیا۔ مگر حدیث وتصوف آپ کی دل چسپی کے خاص میدان تھے۔ آپ نے نہ صرف معاصر شیوخ سے بھرپور اِستفادہ کیا، بلکہ اس مقصدِ عزیز کی خاطر آپ کو عراق، رے، ہمدان، مرو، اور حجاز وغیرہ دور دراز شہروں کا سفر بھی کرنا پڑا؛ حالاں کہ نیشاپور خود اُس وقت اِسلامی تعلیمات کے لیے عظیم مرکز کی حیثیت سے پوری دُنیا میں متعارف تھا۔

جس وقت آپ کے جدامجد کا اِنتقال ہوا، نرینہ اولاد نہ ہونے کے باعث سارے ترکہ کی مستحق آپ کی والدہ قرار پائیں۔ تین لاکھ سے زیادہ صرف اشرفیاں ملی تھیں۔ گویا اِمام سلمی نے دولت کی فراوانی میں آنکھیں کھولی تھیں؛ مگر آپ نے انھیں دادِ عیش کے لیے اِستعمال نہیں کیا، بلکہ دُنیا جہان سے قیمتی کتابیں جمع کر کے اپنے گھر کو ایک عظیم لائبریری کی شکل میں تبدیل کردینے کا تاریخی کارنامہ انجام دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس دور میں جب بھی کسی کو تحقیق وتصنیف وغیرہ کی ضرورت پیش آتی، تو سیدھے امام سلمی کے گھر کا رُخ کیا کرتا تھا، بلکہ نیشاپور کے مشائخ کئی کئی دنوں کے لیے اُن سے کتابیں مستعار بھی لے جایا کرتے تھے؛ کیوں کہ تشنگانِ علوم وفنون کو اس

دانش کدے سے اِستفادے کی عام اِجازت تھی۔

آپ کا شمار جلیل القدر حفاظِ حدیث، جید علما اور اکابر صوفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ نے حدیث وتفسیر اور تاریخ وتصوف میں اپنی کئی ایک کتب یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تصنیف وتالیف میں صرف فرمایا، اور چالیس سال سے زائد عرصہ تک درسِ حدیث دیا۔

خاص بات یہ ہے کہ آپ نے تصنیف وتالیف کا یہ تاریخی کارنامہ کسی عزلت کدے میں کاروبارِ حیات سے بالکل کٹ کر انجام نہیں دیا؛ بلکہ اِس بیچ آپ نے خلقِ خدا کی رشد وہدایت اور فروغ علم حدیث کا عمل بھی جاری رکھا۔ علامہ ذہبی 'سیر اعلام النبلاء' میں فرماتے ہیں کہ: امام سلمی نے تقریباً ۳۰۰/ اَجزا صرف علم الحدیث میں تصنیف کیے، جب کہ علم التصوف میں آپ کے ۷۰۰/ اَجزا ملتے ہیں۔

آپ نے اپنی زندگی ہی میں اپنی کتابوں کی طباعت واِشاعت کا کام بڑے اعلیٰ پیمانے پر شروع فرمادیا تھا، عوام سے زیادہ خواص میں آپ کی کتابیں مقبول ہوئیں، اور مہنگے داموں خریدی گئیں۔ جس وقت آپ کی تصانیف مصر پہنچیں، علما نے سر آنکھوں پر رکھا، اور عمائدین سلطنت نے خوشی میں ہزارہا اشرفیاں لُٹائیں۔ اِن تصانیف میں آپ کی وجہِ شہرت 'طبقات الصوفیہ'، 'حقائق التفسیر' اور 'مجموعہ آثار' ہیں جو آپ نے تصوف کے موضوع پر تصنیف فرمائیں۔ آپ کی مشہور و معروف چند ایک تصانیف یہ ہیں:

طبقات الصوفیۃ، تاریخ الصوفیۃ، سنن الصوفیۃ، محن الصوفیۃ، جوامع آداب الصوفیۃ، رسالہ فی غلطات الصوفیۃ، مقدمۃ فی التصوف، مقامات الاولیاء، سلوک العارفین، مناہج العارفین، الاخوۃ والاخوات فی الصوفیۃ، آداب الصحبۃ وحسن العشرۃ، کتاب الاربعین فی الحدیث، الاستشہادات، امثال القرآن، حقائق التفسیر، آداب التعازی، عیوب النفس ومداواتہا، الفرق بین الشریعۃ والحقیقۃ، زلل الفقر، درجات المعاملات، وغیرہ۔

اِمام سلمی کے اعلیٰ علمی مقام ومرتبہ کا اندازہ اس اَمر سے ہوتا ہے کہ انھوں نے اُن مشائخ اُمت اور اکابر ائمہ حدیث سے اِستفادہ کیا؛ جو نہ صرف اپنے وقت کے امام تھے بلکہ انھوں نے شاہکار کتب مرتب کر کے حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جمع وتدوین میں بھی گراں قدر اِضافہ کیا ہے۔

حدیث وتصوف میں آپ کے مشہور شیوخ کے اَسماے گرامی یہ ہیں: امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری (صاحب مستدرک)، امام ابوالحسن دارقطنی (صاحب السنن)، امام ابونعیم اصبہانی، امام

ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی، امام محمد بن علی شاشی شافعی، امام ابراہیم بن احمد رجا بزاری، امام ابونصر سراج طوسی، امام ابراہیم بن محمد نصرآبادی وغیرہ۔

یوں ہی آپ کے تلامذہ ومسترشدین کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ چندایک یہ ہیں: امام ابوبکر احمد بیہقی شافعی (صاحب السنن والدلائل)، امام ابوالقاسم قشیری (صاحب الرسالہ)، امام احمد بن علی نوزی قاضی، امام ابوبکر احمد بن علی شیرازی، امام ابومحمد عبداللہ بن یوسف جوینی، امام ابوالحسن علی بن احمد مدینی، امام ابومنصور عمر بن احمد حنفی جوری، امام فضل اللہ ابوسعید فارسی، امام محمد بن علی بن فتح حربی، امام ابوالحسن مہدی بن محمد طبری، امام خطیب ابوبکر احمد بن علی بغدادی وغیرہ۔

خداخوفی کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ عمر بن حریث نے کچھ اونٹ آپ کی بارگاہ میں بطورِ ہدیہ پیش کیے، جسے آپ نے یہ کہہ کر واپس فرمادیا کہ ہم نے تمہارے لڑکے کو قرآن پڑھایا ہے، اور کتاب اللہ پر اُجرت لینا مناسب نہیں۔ زندگی کے آخری اَیام میں تصوف نے آپ پر کافی غلبہ پالیا تھا۔ آپ نے اِفادۂ خلق کے لیے ایک چھوٹی سی خانقاہ بھی تعمیر کروائی تھی۔ امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ: جس وقت میرا نیشاپور جانا ہوا تو مجھے خود اپنی آنکھوں سے اُس خانقاہ کو دیکھنے کا اِتفاق ہوا، جس میں مَیں نے کئی ایک صوفیوں کو سکونت پذیر پایا۔ ۳/شعبان المعظم بروز یکشنبہ، ۴۱۲ھ میں آپ کا وصال ہوا؛ اوراسی مذکورہ خانقاہ کے اِحاطے میں آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق بنا ہوا ہے، اہلِ نیشاپور آج بھی آپ کی قبر مبارک سے تبرک وفیض پاتے ہیں۔

{ تعارف کتاب } یہ رسالہ جس وقت میرے مطالعہ کی میز پر آیا، میں نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اسے پہلی فرصت اور ایک نشست ہی میں ختم کرڈالا۔ پھر اِس کی اہمیت واِفادیت کے پیش نظر خیال ہوا کہ اِس کا ترجمہ کیا جانا چاہیے؛ تاکہ اُردوداں طبقہ بھی اِس کے علمی نکات سے بہرہ ور ہوسکے۔ دراصل ایسے فیض بخش، نفس سوز، کردارساز، اَخلاق نواز اور نفع رساں رسالے میری ترجیحات میں شامل ہیں۔ اِس سے پہلے بھی اِس نوعیت کے کئی کام ذخیرۂ اُردو کو فراہم کرنے کی ہم اپنی سی عاجزانہ سعی کرچکے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ جل مجدہ اِس سلسلے کو آبرومندانہ طریقے پر جاری وساری رکھے، اِس کاز کو محض اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے، اور ہرحال میں ہمارا حامی وناصر ہو۔ اللہ بس باقی ہوس،

طالب دعاوکرم: اَبورفقہ محمد اَفروز قادری چریاکوٹی...... ۲۸/ اکتوبر، ۲۰۱۱ء کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

نوٹ: امام سلمی کے مزید حالاتِ زندگی جاننے کے لیے اِن کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا: سیر اعلام النبلاء، تاریخ بغداد، حلیۃ الاولیاء، تاریخ الاسلام، طبقات الشافعیہ، وفیات الاعیان، شذرات الذہب، مرآۃ الزمان، نفحات الانس، اللباب، کشف الظنون وغیرہ۔

شیخ ابوعبدالرحمٰن السلمی کی نصیحتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم.

برادرانِ عزیز! نصیحتوں کے یہ چند خوشے میں نے خاص تمہارے لیے چُنے ہیں۔ اللہ تمہیں اور ہمیں اپنی توفیق خیر اور نصرت وحمایت سے نوازے۔ آمین یارب العالمین۔

'خشیت' کلیدِ ہر سعادت

(عزیز بیٹے!) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تقویٰ وخوف (ہر سعادت کی کلید ہے اور) تمہارے لیے ہر فکر وغم سے آزادی کی ضمانت ہے؛ لیکن اگر تم نے خشیتِ الٰہی کی بجائے لوگوں کے خوف کو اپنے دل میں جگہ دی تو یاد رکھنا؛ یہ لوگ اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ بھی کام نہ آسکیں گے! فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ .

(سورۂ طلاق: ۶۵/۲،۳)

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا وآخرت کے رنج وغم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

نیز فرمایا:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ أَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ (سورۂ طلاق: ۶۵/۴)

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے (تو) وہ اُس کے کام میں آسانی فرما دیتا ہے۔

لٰہذا میری نصیحت یہی ہے کہ اللہ کی طاعت والی زندگی بسر کرو، اور ہر معاملے میں اُس کی مخالفت کے کاموں سے دور رہو۔ اُسی کو اپنا مرکز اُمید سمجھو، بس اُسی ایک سے لولگاؤ، اور آڑے وقتوں میں اُسی کی بارگاہ کی طرف رجوع کرو۔

مخلوق سے کوئی اُمید مت باندھو، اور نہ اُن پر بھروسے کی عمارت تعمیر کرو، وہ کسی بھی وقت تمہاری اُمیدوں کا دیا گل، اور تمہارے اِعتماد کا خون کرسکتے ہیں۔ لٰہذا باتوں بات میں اُن پر تکیہ کرنے اور اُن پر اوندھے گرنے سے ہزار درجہ بہتر یہ ہے کہ اپنے مالک ومولا کی طرف جھکو، صرف اُسی سے اپنی اُمیدیں وابستہ رکھو، اور صرف اُسی کے توکل واِعتماد کو سرمایۂ حیات سمجھو۔ دیکھو اُس نے قرآن میں کتنی حقیقت اَفروز بات فرمادی ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۝ (سورۂ طلاق: ۶۵/۳)

اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے۔

(فرزند دل بند!) یاد رکھنا (اُس مالک الملک کے بالمقابل) ساری مخلوق عاجز و درماندہ ہے، خلق خدا صرف تدبیر وکوشش کے دائرے ہی تک محدود ہے۔ خود سوچنا کہ جو اپنی ذات کے لیے نفع رساں نہیں، وہ اپنے علاوہ کسی اور کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے! اِسی لیے سلف صالحین فرمائے گئے ہیں کہ مخلوق کا مخلوق سے فریاد کرنا ایسے ہی (بے سود) ہے جیسے ایک قیدی کا دوسرے قیدی سے فریاد کرنا۔

بیٹے! اور تو اور خود تمہاری اپنی اہل وعیال، اور مال ومنال تمہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دور (اور اُس کی یاد سے غافل) نہ کردیں؛ ورنہ زندگی کے بازار میں تم خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔ قرآن نے اس حقیقت سے پردہ اُٹھادیا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(سورۂ منافقون: ۶۳/۹)

اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے ہی غافل نہ کر دیں، اور جو شخص ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

اَب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کیا چیزیں ہیں جو تمہیں قربِ خداوندی کی دولت سے مالا مال کرسکتی ہیں، تو بلاشبہ وہ اس کا ذکر ہے، تلاوتِ قرآن ہے، اس میں غور و فکر، اور اس کی فہم و بصیرت ہے۔ لہٰذا اُس کے جملہ اَوامر پر عمل پیرا ہو جاؤ، اور اس کے سارے نواہی سے گریزاں۔

اَچھی صحبتیں، بُری مجلسیں

(سعادت مند بیٹے!) اپنی جملہ حرکات و سکنات کو سنتِ محمدی کے تابع کرلو، اور (عالم یہ ہو کہ تمہاری زندگی کے) سارے اَحوال و اَسباب سُنّت و شریعت کے رنگ میں رنگ جائیں، (پھر دیکھنا دارین کی سعادتیں کیسے آکر تمہارا خیر مقدم کرتی ہیں) اور ہاں خدارا! کسی معاملے میں کبھی سُنّت کی مخالفت کی نہ سوچنا! دیکھو اللہ نے قرآن کریم میں کیسی شدید تنبیہ فرمائی ہے:

فَلۡيَحۡذَرِ الَّذِيۡنَ يُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِهٖۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ فِتۡنَةٌ اَوۡ يُصِيۡبَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ○ (سورۂ نور: ۲۴/۶۳)

پس وہ لوگ ڈریں جو رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اَمر کی خلاف ورزی کررہے ہیں کہ (دُنیا میں ہی) انہیں کوئی آفت آپہنچے گی یا (آخرت میں) اُن پر دردناک عذاب آن پڑے گا۔

نیز فرمایا:

وَ اِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا ○ (سورۂ نور: ۲۴/۵۴)

اور اگر تم اُن کی اطاعت کروگے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

(عزیز وافرتمیز!) اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں سلف صالحین کے نقش قدم کی پیروی کرو، اُن کی سیرتوں سے بڑھ کر تمہیں کوئی سیرت نہ ملے گی۔ اِس کا آغاز سب سے پہلے تمہاری اپنی ذات سے ہونا چاہیے۔ دیکھو اللہ جل مجدہ نے حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے فرمایا ہے :

وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْھٰکُمْ عَنْهُ o (سورۂ ھود: ۱۱/۸۸)

اور میں یہ نہیں چاہتا کہ تمہارے پیچھے لگ کر (حق کے خلاف) خود وہی کچھ کرنے لگوں جس سے میں تمہیں منع کر رہا ہوں۔

یوں ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی نازل فرمائی :

عظ نفسک فإن اتعظت فعظ الناس، و إلا فاستحي مني . (۱)

یعنی پہلے خود اپنے نفس کو وعظ ونصیحت کر، اگر وہ تمہاری بات مان جائے تو پھر لوگوں کو جا کر پند ونصائح کرنا؛ ورنہ مجھ سے حیا کی اُوٹ میں ہو جاؤ۔

اچھی صحبتوں سے اپنا رشتہ قائم رکھو، نیز نیک لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا رکھو۔ اور بُری مجلسوں سے خود کو دور اور بیزار رکھو۔ رحمت عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاداتِ مبارکہ ہیں :

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ . (۲)

یعنی جو کسی قوم سے مشابہت اِختیار کرتا ہے وہ انھیں میں سے ہوتا ہے۔

---

(۱) تفسیر درمنثور: ۲/۳۳۱...... الزہد لاحمد بن حنبل: ۱/۳۱۴ حدیث: ۳۰۶...... الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ابن ابی الدنیا: ۱/۹۸ حدیث: ۹۷...... فیض القدیر: ۱/۱۰۴...... حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۸۵۔

(۲) سنن ابوداؤد: ۱۲/۶۸ حدیث: ۴۰۳۳...... مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۴۵۳ حدیث: ۲۰۹۸۶...... مسند شہاب قضاعی: ۱/۲۴۴ حدیث: ۳۹۰...... مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/۴۷۱ حدیث: ۳۳۰۱۶۔

مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ . (۱)

یعنی جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے وہ انھیں میں سے ہوتا ہے۔ (اور اُس کا حشر ان ہی لوگوں کے ساتھ ہوگا)

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ . (۲)

یعنی آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوتا ہے۔

لاَ تُصَاحِبْ إلاَّ مُؤْمِنًا وَلاَ يَأْكُلْ طَعَامَكَ إلاَّ تَقِيٌّ . (۳)

یعنی ایک مومن کے علاوہ کسی اور کو دوست نہ بناؤ۔ اور پرہیزگار کے سوا کسی کو اپنا کھانا نہ کھلاؤ۔

حضرت ابوتراب نخشبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

صحبة الأشرار تورث سوء الظن بالأخيار . (۴)

یعنی بروں کی صحبت (کی نحوست) حضراتِ نیکوکار کی بابت بدگمانی پیدا کر دیتی ہے۔ (لہٰذا حتی المقدور اُن سے بچ کے رہو!)

---

(۱) حدیث کا آخری ٹکڑا 'فھو منھم' ہمیں کہیں نہیں ملا، اس کی بجائے 'حُشِرَ مَعَهُمْ' اور 'حَشَرَهُ اللّٰهُ فِي زُمْرَتِهِمْ' کے الفاظ مندرجہ ذیل کئی ایک کتابوں میں وارد ہوئے ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ -چریاکوٹی-
مستدرک حاکم: ۳/۱۸ حدیث: ۴۲۹۴...... معجم کبیر طبرانی: ۳/۳۴ حدیث: ۲۴۵۶...... جامع الاحادیث سیوطی: ۴۱/۳۷۸ حدیث: ۴۵۳۲۱...... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ہیثمی: ۱۱/۱۸۷ حدیث: ۱۸۰۳۱۔

(۲) صحیح بخاری: ۵/۲۲۸۳ حدیث: ۵۸۱۶...... صحیح مسلم: ۴/۲۰۳۴ حدیث: ۲۶۴۰...... سنن ابوداؤد: ۱۴/۴۹۷ حدیث: ۵۱۲۹...... سنن ترمذی: ۹/۲۰۹ حدیث: ۲۵۶۰...... صحیح ابن حبان: ۱/۳۰۸ حدیث: ۱۰۵۔

(۳) سنن ابوداؤد: ۱۴/۹۸ حدیث: ۴۸۳۴...... سنن ترمذی: ۹/۲۲۹ حدیث: ۲۵۷۴...... صحیح ابن حبان: ۲/۳۱۴ حدیث: ۵۵۴...... جامع الاحادیث سیوطی: ۱۶/۱۹۱ حدیث: ۱۶۵۶۴...... ریاض الصالحین: ۱/۲۳۷۔

(۴) تفسیر روح المعانی: ۱۶/۱۴۵...... تفسیر حقی: ۱۴/۷۹...... فیض القدیر: ۶/۴۸۳...... رسالہ قشیریہ: ۱/۱۳۴۔

بڑے لوگوں سے ملنے میں ہمیشہ فاصلہ رکھنا

بادشاہوں کے قرب سے خود کو دور رکھو، اُن کے درباروں کے چکر نہ لگاؤ۔ اور نہ اُن کی گدیوں پر جا کر بیٹھا کرو۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشادگرامی ہے :

إياک والدخول عليهم، فمن صدَّقهم بكذِبهم وأعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه، ولم يرد على الحوض، ومن يدخل عليهم ولم يصدِّقهم بكذِبهم ولم يعنهم على ظلمهم فهو مني وأنا منه، وسيرد على الحوض. (۱)

یعنی (سلاطین وملوک) کے درباروں میں جانے سے بچو۔ جوشخص جھوٹے ہونے کے باوجود انھیں سچا بنائے گا، اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد کرے گا تو وہ مجھ سے نہ ہوگا اور نہ میں اُس سے، اور نہ ہی وہ میرے حوض پر آسکے گا۔ اور جوشخص ان کے پاس اس حال میں جائے کہ اُن کے جھوٹے ہونے پر انھیں سچا نہ بنائے، اور ظلم پر اُن کی مدد نہ کرے، تو وہ مجھ سے ہے، اور میں اُس سے ہوں، نیز وہ عن قریب میرے حوض پر بھی آئے گا۔

لیکن اگر اُن کے پاس جائے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو انھیں اپنی پرسوز نصیحتوں سے ضرور نوازنا، اور حسبِ قدرت انھیں اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا؛ کیوں کہ فرمانِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے :

---

(۱) الفاظ کے ذرا سے اختلاف کے ساتھ یہ حدیث متعدد کتب حدیث میں وارد ہوئی ہے: صحیح ابن حبان: ۳۴/۱۹ حدیث: ۴۵۹۷...... مسند عبد بن حمید: ۲۵۹/۳ حدیث: ۱۱۴۰...... سنن کبریٰ بیہقی: ۱۶۵/۸...... مصنف عبدالرزاق: ۳۶۴/۱۱ حدیث: ۲۰۷۱۹...... سنن کبریٰ نسائی: ۲۳۰/۵ حدیث: ۸۷۵۸ ...... مستدرک حاکم: ۲۵۵/۱ حدیث: ۲۴۳...... معجم کبیر طبرانی: ۲۷۵/۳ حدیث: ۲۹۴۹۔ -چریاکوٹی-

أفضل الشهداء حمزة بن عبد المطلب ورجل قام إلى إمام جائر فأمره ونهاه....(۱)

یعنی حمزہ بن عبد المطلب سارے شہیدوں میں افضل ہیں، اور وہ شخص بھی جو کسی ظالم بادشاہ کے روبرو کھڑا ہو کر اُسے اچھی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے روکے (اور پھر نتیجے میں قتل کر دیا جائے)۔

نعمت اِلٰہی کی ناقدری

(ضیاے دیدہ ودل!) تمہارے لیے خیر اِسی میں ہے کہ نانہجار دُنیا داروں سے ملنے میں بھی فاصلہ رکھو؛ کیوں کہ اُن کے پاس بار بار آنا جانا، اور اُن کی دُنیاوی آرائش وزیبائش کو دیکھتے رہنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُن عظیم نعمتوں کو تمہاری نگاہوں میں حقیر و بے وقعت بنا دے گا؛ جو اُس پروردگار نے تم پر فرمائی ہیں۔ اللہ جل مجدہٗ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرماتا ہے :

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ٥ (سورۂ طہٰ:۲۰/۱۳۱)

اور آپ دُنیوی زندگی میں زیب وآرائش کی اُن چیزوں کی طرف حیرت وتعجب کی نگاہ نہ فرمائیں جو ہم نے (کافر دُنیا داروں کے) بعض طبقات کو (عارضی) لطف اندوزی کے لیے دے رکھی ہیں تاکہ ہم اُن (ہی چیزوں) میں ان کے لیے آزمائش پیدا کر دیں، اور آپ کے رب کی (اُخروی) عطا بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

---

(۱) مندرجہ ذیل کتب حدیث میں یہ پوری حدیث موجود ہے؛ مگر کسی میں بھی افضل الشہداء کا لفظ نہیں بلکہ بعض میں سید الشہداء اور کچھ میں اکرم الشہداء آیا ہے، ہاں! وہ ایک مستقل الگ حدیث ہے جس میں 'افضل الشہداء حمزہ' کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ -چریاکوٹی-

مستدرک حاکم: ۱۱/۲۱۴ حدیث: ۴۸۷۲...... معجم اوسط طبرانی: ۹/۲۸۰ حدیث: ۴۲۲۷...... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۷/۲۰۵ حدیث: ۱۲۱۲۰...... جمع الجوامع سیوطی: ۱/۴۶۴۲۔

نیز سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا :

انظروا الیٰ من هو دونكم ، ولا تنظروا الى من هو فوقكم ؛
فإنه أجدر أن لا تزدروا نعم الله . (۱)

یعنی انھیں دیکھا کرو جو تم سے کم تر ہیں اور انھیں نہ دیکھو جو تم سے بالا تر ہیں؛
کیوں کہ ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ اللہ کی نعمتیں تمہیں حقیر نظر آنے لگیں!

اور اِس ناپائیدار و بے اعتبار دُنیا کی کسی چیز کا کبھی کوئی اِہتمام نہ کرنا! حضرت یحییٰ بن معاذ فرمایا کرتے تھے کہ: دُنیا فانی ہے، وہ ایک لمحے کے غم کی بھی ساتھی نہیں ہوسکتی؛ تو تمہاری ساری زندگی کے حزن وغم کا مداوا اُس سے کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے! لہٰذا دانش مندی اِسی میں ہے کہ دُنیا سے اپنا تھوڑا بہت حصہ لے کر اپنے اُخروی کام میں ہمہ تن جٹ جاؤ۔

ہمیشہ عظیم کام انجام دو

(پسر عزیز!) کوشش کرو کہ تمہارا وقت اچھے کاموں میں صرف ہو، اور تا کہ تم زندگی کے بازار میں زندگی کی بھرپور قیمت پا سکو۔ حضرت سہل بن عبداللہ نے فرمایا: 'تمہارا وقت چوں کہ کائنات کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے؛ لہٰذا اُسے اہم ترین چیزوں ہی میں صرف کیا کرو۔'

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ: تمہارا دل اور تمہارا وقت تمہارے لیے سب سے زیادہ گراں قدر ہیں، لہٰذا اُن کا صحیح اِستعمال کرو۔ اور لایعنی کاموں، غیر مفید باتوں، بے سود کوششوں اور لاحاصل حرکتوں سے یک لخت رُک جاؤ۔ آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے :

---

(۱) صحیح مسلم:۲۲۷۵/۴حدیث: ۲۹۶۳...... سنن ابن ماجہ:۱۳۸۷/۲حدیث: ۴۱۴۲...... سنن ترمذی:۴/ ۶۶۵ حدیث:۲۵۱۳...... مسند شہاب القضاعی:۴۲۹/۱ حدیث:۷۳۶...... معجم طبرانی:۲۰۶/۱۹ حدیث:۵۲۱۔

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ .(۱)

یعنی آدمی کے اِسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ لایعنی چیزیں ترک کردے۔

خلوص آشنا ہو جاؤ

(نورِ نظر!) اِخلاص کو اپنی زندگی میں اُتار لو۔ تمہارا ہر کام خلوص آگیں، اور تمہاری جملہ طاعت و بندگی اِخلاص سے معمور ہونی چاہیے۔ دیکھو اللہ عزوجل کیا فرمارہا ہے :

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ o (سورۂ بینہ: ۵/۹۸)

حالاں کہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اُسی کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں :

أَخْلِصِ الْعَمَلَ يَكْفِيكَ الْقَلِيلُ مِنْهُ .(۲)

یعنی اپنے عمل رضاے مولا کے لیے انجام دو؛ (اِخلاص کے ساتھ کیا ہوا) تھوڑا عمل ہی تمہارے لیے بہت ہو جائے گا۔

پھر اپنے اِخلاص پر سچائی کا رنگ چڑھاؤ، اور اپنی ساری نقل و حرکت کو اُس کے تابع کردو؛ کیوں کہ صدق سے خالی حال اور سچائی سے عاری عمل بالکل بے وزن اور بے معنی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ o

(سورۂ اَحزاب: ۲۳/۳۳)

---

(۱) صحیح مسلم: ۱۲۱۹/۳ حدیث: ۱۵۹۹...... سنن ابن ماجہ: ۱۳۱۵/۲ حدیث: ۳۹۷۶ ...... جامع ترمذی: ۵۵۸/۴ حدیث: ۲۳۱۷...... صحیح ابن حبان: ۴۶۶/۱ حدیث: ۲۲۹...... مسند ابن جعد: ۴۲۸/۱ حدیث: ۲۹۲۵...... مسند شہاب قضاعی: ۱۴۳/۱ حدیث: ۱۹۱...... مصنف عبدالرزاق: ۳۰۷/۱۱ حدیث: ۲۰۶۱۷۔

(۲) جامع الاحادیث سیوطی: ۶۸/۲ حدیث: ۹۲۵ ...... جمع الجوامع سیوطی: ۱۲۱۵/۱...... تخریج احادیث الاحیاء: ۲۳۷/۹ حدیث: ۴۲۳۷۔

مومنوں میں سے (بہت سے) مردوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔

سرکارِ ابد قرار حضور احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد پاک ہے:

الصِّدْقُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ . (۱)

یعنی سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے۔

توبہ واِستغفار کی کثرت

(لختِ جگر!) اُن لغزشوں اور نافرمانیوں کا تصور اپنے ذہن وفکر میں ہر دَم تازہ رکھو جو تم پہلے کرتے رہے تھے۔ سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ رکھنے والوں پر عیاں ہوگا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسی گہری فکر رکھنے والے اور کیسا حزنِ مسلسل رکھنے والے اِنسانِ کامل تھے!

لٰہذا ماضی میں ہوئے اُن خلافِ شرع اُمور اور اپنی عصیاں شعاریوں کے بارے میں غور وفکر کرو، اور اُن کی یادیں تازہ رکھو؛ تاکہ تمہیں شرم وندامت گھیرے، اور پھر تم توبہ واِستغفار کی توفیق سے بہرہ ور کیے جاؤ۔ اِرشادہائے رسالت مآب علیہ السلام ہیں:

النَّدَمُ تَوبَةٌ . (۲)

یعنی (گناہوں پر) شرمندہ ہو جانا ہی توبہ ہے۔

مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الاِسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجاً وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ .

---

(۱) صحیح بخاری: ۲۲۶۱/۵ حدیث: ۵۷۴۳...... صحیح مسلم: ۲۰۱۲/۴ حدیث: ۲۶۰۷...... سنن ابوداؤد: ۳۲۴/۱۴ حدیث: ۴۹۹۱...... سنن ترمذی: ۴۶۳/۷ حدیث: ۲۰۹۹...... سنن ابن ماجہ: ۵۶/۱ حدیث: ۴۸۔

(۲) سنن ابن ماجہ: ۴۵۸/۱۲ حدیث: ۴۳۹۳...... صحیح ابن حبان: ۳۷۷/۲ حدیث: ۶۱۲...... مسند ابویعلی موصلی: ۳۸۰/۸ حدیث: ۴۹۶۹...... مسند احمد: ۳۷۶/۱ حدیث: ۳۵۶۸۔ مسند ابن جعد: ۲۶۴/۱ حدیث: ۱۷۳۸۔

یعنی جو کثرت سے اِستغفار کرتا (اور اللہ سے معافی مانگتا) ہے، اللہ اُسے ہر غم سے آزادی کا پروانہ عطا فرما دیتا ہے۔ ہر مشکل آسان کر دیتا ہے اور اُس پر رزق کے دروازے ایسے کھول دیتا ہے کہ وہ اُس کا تصور بھی نہیں کر سکتا! (۱)

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ . (۲)

یعنی گناہ سے (سچی) توبہ کر لینے والا، بے گناہ شخص کی طرح ہو جاتا ہے۔

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

(ولدِ عزیز!) دُنیاداروں کے ساتھ اُٹھک بیٹھک جس قدر کم کر سکتے ہو کرو؛ کیوں کہ وہ تمھیں بھی اپنی طرح دُنیا طلبی اور مال و دولت کی ذخیرہ اندوزی میں لگا دیں گے۔ اور جس طرح خود یادِ الٰہی سے غافل ہیں؛ تمھیں بھی اللہ کے ذکر و فکر سے فارغ کر دیں گے۔ حالاں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمھیں سختی سے اِس سے منع فرمایا ہے، اور تمہارے لیے ساری حقیقت کھول کے بیان کر دی ہے، دیکھو اُس نے کتنے واضح انداز میں فرمایا ہے :

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۝ (سورۂ حدید: ۲۰/۵۷)

جان لو کہ دُنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا ہے، اور ظاہری آرائش ہے، اور آپس میں فخر اور خودستائی ہے، اور ایک دوسرے پر مال و اولاد میں زیادتی کی طلب ہے۔

---

(۱) سنن ابوداؤد: ۳۵/۵ حدیث: ۱۵۲۰...... سنن ابن ماجہ: ۴۱۲/۱۱ حدیث: ۳۹۵۱...... مسند احمد: ۲۹۹/۵ حدیث: ۲۲۷۳...... سنن کبریٰ بیہقی: ۱۱۸/۶ حدیث: ۱۰۲۹۰...... مستدرک حاکم: ۴۱/۱۸ حدیث: ۳۳۸۷۔

(۲) سنن ابن ماجہ: ۴۵۶/۱۲ حدیث: ۴۳۹۱...... مسند شہاب قضاعی: ۹۷/۱ حدیث: ۱۰۸...... معجم کبیر طبرانی: ۴۹۰/۸ حدیث: ۱۰۱۲۸...... شعب الایمان: ۲۱۶/۱۵ حدیث: ۶۹۲۰۔ مسند ابن جعد: ۲۶۶/۱ حدیث: ۱۷۵۶۔

لہٰذا ایسے لوگوں کی صحبت اِختیار کرو جنھیں دُنیا سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، (وہ ہوتے تو دُنیا ہی میں ہیں مگر دُنیا اُن میں نہیں ہوتی!) اُن نیک بختوں کے ساتھ اُٹھک بیٹھک رکھو جو آخرت کی سرمدی تیاریوں میں جٹے ہوتے ہیں، اور فانی دُنیا اور فارغ دُنیا داروں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے۔ اُن کے پیش نظر صرف مولا کی طلب ورضا ہوتی ہے، اور ہمیشگی کے گھر کے مناظر وہ ہمہ وقت اپنی نگاہوں میں سجائے رکھتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِن دو فریقوں کا ذکر اپنی کتابِ محکم میں دوٹوک بیان فرمادیا ہے :

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْماً مَّدْحُوْرًا، وَمَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًاo

(سورۂ بنی اسرائیل: ۱۷/۱۸، ۱۹)

جو کوئی صرف دُنیا کی خوش حالی (کی صورت میں اپنی محنت کا جلدی بدلا) چاہتا ہے تو ہم اِسی دُنیا میں جسے چاہتے ہیں جتنا چاہتے ہیں جلدی دے دیتے ہیں، پھر ہم نے اس کے لیے دوزخ بنادی ہے جس میں وہ ملامت سنتا ہوا (رب کی رحمت سے) دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت کا خواہش مند ہوا اور اُس نے اس کے لیے اس کے لائق کوشش کی اور وہ مومن (بھی) ہے تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش مقبولیت پائے گی۔

گویا وہ لوگ جو دُنیا کی طلب وچاہت میں مارے مارے پھرتے ہیں، اُس کی محبت میں سرشار رہتے ہیں اور اُسی کو اپنا مرکزِ حیات سمجھتے ہیں، جہنم کے دہکتے ہوئے شعلے اُن کے اِستقبال کے لیے تیار رکھے گئے ہیں جس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔

لیکن وہ خوش بخت جو خود کو آخرت کی طلب میں سرگرداں رکھتے ہیں، اس کے لیے دیوانہ وار نیکیاں کیے جاتے ہیں، اللہ کے روبرو اچھی حالت میں پیش ہونے کی تیاریاں کررہے ہیں، اور اس کی سرمدی نعمتوں کا تصور اپنے دیدہ ودل میں جمائے رکھتے ہیں، تو

دراصل ایسوں ہی کی کوششیں ٹھکانے لگتی ہیں، ایسوں ہی کے مطالبے پورے کیے جاتے ہیں، اور ایسے لوگوں ہی کی مرادیں برلائی جاتی ہیں۔ یعنی ایسے اِقبال مندوں کو قربِ الٰہی کی دولت اور دیدارِ خداوندی کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اِرشادِ باری ہے :

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ، فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ٥ (سورۂ قمر: ۵۴/۵۴، ۵۵)

بے شک پرہیزگار جنتوں اور نہروں میں (لطف اندوز) ہوں گے۔ پاکیزہ مجالس میں (حقیقی) اِقتدار کے مالک بادشاہ کی خاص قربت میں (بیٹھے) ہوں گے۔

نیز ایک دوسرے مقام پر پروردگارِ عالم فرماتا ہے :

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ، اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥ (سورۂ قیامہ: ۷۵/۲۲، ۲۳)

بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ و تروتازہ ہوں گے۔ اور (بلا حجاب) اپنے رب (کے حسن و جمال) کو تک رہے ہوں گے۔

لہٰذا کم سے کم اور بس ضرورت بھر دُنیا سے سروکار رکھو؛ ورنہ وہ (اپنے جالوں میں پھنسا کر) ربِ ذوالجلال کی طاعت و بندگی کا رشتہ تم سے کمزور کردے گی۔ آقاے رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

يكفيك منها ما سد جوعتك ووارى عورتك، وإن كان بيتا يواريك كفاك فلق الخبز وماء الجر وما فوق الإزار حساب عليك . (۱)

یعنی دُنیا سے تمہارے لیے بس اِتنا کافی ہے کہ تمہاری بھوک رُک جائے، تمہارا ستر چھپ جائے، خواہ کسی گھر ہی سے تمہاری ستر پوشی ہو۔ یوں ہی روٹی کا ایک ٹکڑا اور مٹھی بھر پانی تمہارے لیے کافی ہے۔ اور تمہارے ستر پوش کے علاوہ جو کچھ ہے اس پر حساب وکتاب ہے۔

---

(۱) شعب الایمان بیہقی: ۲۱/۲۹۵ حدیث: ۹۹۷۴ ...... جامع الاحادیث سیوطی: ۱۹/۷۷۴ حدیث: ۲۱۲۶۸ ...... مجمع الزوائد ہیثمی: ۱۱/۱۹۷ حدیث: ۱۸۰۸۳ ...... کنز العمال ہندی: ۳/۳۹۹ حدیث: ۷۱۳۸۔

والدین کی تابع داری اور صلۂ رحمی

(عزیز القدر!) اپنے والدین کریمین کی دل سے خدمت کرو، اور اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اُن کی عظمت کا اندازہ لگانے کے لیے یہی بس ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کے حقوق کو اپنے حق کے ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے :

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ o (سورۂ لقمان: ۱۴/۳۱)

کہ تو میرا (بھی) شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی، میری ہی طرف ٹھکانا ہے۔

بارگاہِ رسالت مآب میں سوال گزارا گیا کہ یارسول اللہ! سب سے زیادہ اچھے سلوک اور نیکی کیے جانے کا مستحق کون ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں۔

پوچھا گیا: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں۔

پوچھا گیا: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں۔

پوچھا گیا: پھر کون؟ فرمایا: تمہارا باپ۔ اُس کے بعد حسبِ مراتب رشتے دار۔(۱)

رشتہ داریوں کا خاص خیال رکھو، اور انھیں بکھرنے نہ دو؛ کیوں کہ صلۂ رحمی درازیِ عمر کا باعث ہوتی ہے۔ رشتے کاٹنا بہت بڑا گناہ ہے۔ آقاے کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ .

یعنی رحم، رحمٰن سے مشتق ہے، یا رحم ایک ایسی شاخ ہے جو رحمٰن سے ملی ہوئی

---

(۱) سنن ابوداؤد: ۱۶/۱۵ حدیث: ۵۱۴۱...... سنن ترمذی: ۳۳۷/۷ حدیث: ۲۰۱۸...... سنن ابن ماجہ: ۱۹۴/۱۱ حدیث: ۳۷۸۹...... سنن عبدالرزاق: ۱۳۲/۱۱ حدیث: ۲۰۱۲۱...... مسند حارث: ۸۴۷/۲ حدیث: ۸۹۷۔

ہے۔ لٰہذا اللہ پاک فرماتا ہے: جو تجھ سے ملے گا میں اُس سے ملوں گا۔ اور جو تجھ سے تعلقات توڑے گا میں اُس سے قطع تعلق کرلوں گا۔(۱)

اپنے بھائیوں، دوست آشناؤں، خادموں اور زیردستوں کے ساتھ بہترین اَخلاق کا مظاہرہ کرو، اور اُن سے عمدہ سلوک روا رکھو۔ آقاے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو ملکِ یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا تھا:

أَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ یَا مُعَاذُ بن جَبَلٍ.(۲)

یعنی اے معاذ بن جبل! لوگوں کے ساتھ خوش اَخلاقی سے پیش آنا۔

ایک اور مقام پر رحمت عالم علیہ السلام نے حسنِ خلق کی قدر و قیمت جتاتے ہوئے فرمایا:

أَثْقَلَ مَا یُوضَعُ فِي الْمِیزَانِ خُلُقٌ حَسَنٌ.(۳)

یعنی میزانِ عمل پر سب سے زیادہ وزنی چیز اَخلاقِ حسنہ ہوں گے۔

ہمسایوں کی خبر گیری

(پسرِ عزیز!) اپنے پڑوسیوں کا خاص خیال رکھو، اُن کی عزت و تکریم اور پاس و لحاظ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے دو۔ سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاداتِ عالیہ یہ ہیں:

أَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَکَ تَکُنْ مُسْلِمًا.(۴)

یعنی اپنے ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، حقیقی مسلمان بن جاؤ گے۔

---

(۱) صحیح بخاری: ۲۲۳۲/۵ حدیث: ۵۶۴۲...... سنن ترمذی: ۳۸۳/۷ حدیث: ۲۰۴۹...... صحیح ابن حبان: ۱۸۵/۲ حدیث: ۴۴۲...... مسند ابو یعلی موصلی: ۳/۸ حدیث: ۴۵۹۹...... مسند حمیدی: ۲۷۰/۲ حدیث: ۵۹۲۔

(۲) موطا امام مالک: ۱۳۲۷/۵ حدیث: ۳۳۵۰...... شعب الایمان بیہقی: ۵۸/۱۷ حدیث: ۷۷۹۷۔

(۳) مشکل الآثار، طحاوی: ۴۶۷/۹ حدیث: ۳۷۸۴...... اتحاف الخیرة المهرة: ۴/۶ حدیث: ۵۲۰۶۔

(۴) مسند شہاب قضاعی: ۳۷۲/۱ حدیث: ۴۱۳...... جامع الاحادیث سیوطی: ۲۶/۲۳ حدیث: ۲۵۴۷۸۔

مَا زَالَ جِبرِيْلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. (۱)

یعنی حضرت جبرئیل پڑوسیوں (سے نیک سلوک) کے بارے میں مجھے برابر وصیت کرتے رہے؛ حتیٰ کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ کہیں شاید اُسے وارث بنادیا جائے گا۔

جو بھی تم سے کسی طرح کا تعاون طلب کرے اور تم اُس پر قادر ہو تو تمہارا دینی فرض بنتا ہے کہ اُس کی بھرپور مدد کرو۔ آقاے رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اللّٰهُ فِي عَونِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَونِ أَخِيهِ المُسلِم .(۲)

یعنی اللہ اُس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے۔

اور اگر کسی سے کوئی غلطی ہوجائے اور وہ تم سے جھوٹے سچے جس طرح بھی معذرت خواہ ہو تو تم شرحِ صدر کے ساتھ اُس کا عذر قبول کرو، اور اُسے دل سے معاف کردو۔ دیکھو کہ برادرانِ یوسف نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے اپنا عذر پیش کیا تو انھوں نے فوراً قبول کرلیا، اَب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اُن کی یہ اَدا اِتنی پسند آئی کہ اس نے اسے ہمیشہ کے لیے اپنے کلامِ مقدس کا حصہ بناتے ہوئے فرمایا :

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۝ (سورۂ یوسف:۱۲/۹۲)

آج کے دن تم پر کوئی ملامت (اور گرفت) نہیں ہے، اللہ تمہیں معاف فرمادے۔

حضور تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

---

(۱) صحیح بخاری: ۲۲۳۹/۵ حدیث: ۵۶۶۹ ...... صحیح مسلم: ۲۰۲۵/۴ حدیث: ۲۶۲۴ ...... سنن ابوداؤد: ۳۲/۱۵ حدیث: ۵۱۵۴ ...... سنن ترمذی: ۴۱۴/۷ حدیث: ۲۰۶۸ ...... سنن ابن ماجہ: ۲۱۲/۱۱ حدیث: ۳۸۰۴۔

(۲) صحیح مسلم: ۲۰۷۴/۴ حدیث: ۲۶۹۹ ...... سنن ابوداؤد: ۲۶۱/۱۴ حدیث: ۴۹۴۸ ...... سنن ترمذی: ۴۸۲/۵ حدیث: ۱۴۹۱ ...... سنن ابن ماجہ: ۲۷۰/۱ حدیث: ۲۳۰ ...... صحیح ابن حبان: ۲۹۲/۲ حدیث: ۵۳۴۔ لیکن مذکورہ حدیث کا آخری لفظ 'المسلم' مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ -چریا کوٹی-

مَنِ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ ذَنْبِ صَاحِبِ مَكْسٍ . (۱)

یعنی جس شخص کے سامنے اُس کے کسی مسلمان بھائی نے معذرت خواہی کی، اور اس نے اس کا عذر قبول نہ کیا تو اُسے اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا محصول وصول کرنے والے کو اُس کی خطا پر ہوتا ہے۔

بڑے چھوٹے کے ساتھ کیسے پیش آیا جائے؟

(عزیز از جان بیٹے!) خدارا! کبھی کسی کی ہتک عزت نہ کرنا، اور نہ ہی کسی مسلمان کے راز کو اِفشا کرنے کی کوشش کرنا۔ آقاے کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستر پوشی کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے کتنی عظیم بات فرمادی ہے:

مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ . (۲)

یعنی جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی ستر پوشی کرے، اللہ دُنیا وآخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔

یوں ہی جو تم سے قطع تعلق چاہے اُس سے صلۂ رحمی کرو۔ جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اُس کے ساتھ اَچھائی سے پیش آؤ۔ جو تم پر زیادتی کرے تم (اس کا بدلہ دینے کی بجاے) صبر ودرگزر سے کام لو۔ دیکھو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

---

(۱) سنن ابن ماجہ: ۱۱/۲۷۶ حدیث: ۳۸۴۹ ...... مسند حارث: ۲/۸۳۶ حدیث: ۸۸۲ ...... الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم: ۷/۴۴۳ حدیث: ۲۳۸۸ ...... معجم کبیر طبرانی: ۲/۳۹۹ حدیث: ۲۱۱۳ ...... جامع الاحادیث سیوطی: ۱۹/۵۰۰ حدیث: ۲۱۳۳۰ ...... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۷/۳۹۸ حدیث: ۱۳۰۶۱۔

(۲) سنن ابن ماجہ: ۸/۵۱ حدیث: ۲۶۴۳ ...... جامع الاحادیث سیوطی: ۲۰/۳۷۳ حدیث: ۲۲۳۸۳ ...... مسند الصحابہ: ۳۰/۱۶۵ حدیث: ۵۷۱ ...... کنز العمال: ۳/۲۴۸ حدیث: ۶۳۸۱ ...... مسند جامع: ۲۱/۱۶۱ حدیث: ۶۷۳۵ ...... نصب الرایہ: ۳/۳۱۹۔

صِلُ مَنُ قَطَعَکَ وَاعُفُ عَمَّنُ ظَلَمَکَ وَأحُسِنُ إلٰی مَنُ أسَاءَ إلَیُکَ . (۱)

یعنی رشتہ کاٹنے والوں سے رشتے داری نبھاؤ، ظلم کرنے والوں کو معاف کردیا کرو، اور برائی کرنے والوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آیا کرو۔

نیز دُنیاوی معاملات میں حسد کی بیماری سے بچ کے رہو، (یہ جسے لگ جاتی ہے اس کا ستیاناس کر کے چھوڑتی ہے)۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

لَا تَحَاسَدُوُا .... (۲)

یعنی (لوگو!) حسد نہ کیا کرو۔

ساتھ ہی بڑوں کی عزت وتکریم کرو، اور چھوٹوں کے ساتھ رحم وشفقت سے پیش آؤ۔ اس سلسلے میں فرمانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنا واضح اور دوٹوک ہے :

لَیُسَ مِنَّا مَنُ لَمُ یَرُحَمُ صَغِیُرَنَا وَلَمُ یُوَقِّرُ کَبِیُرَنَا . (۳)

یعنی وہ ہمارا نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم، اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے۔

زیورِ حیا سے آراستہ ہو جاؤ

(کاشانۂ دل کے مکیں!) حیا و پاک دامنی کو اپنی زندگی کا لازمہ بنالو؛ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے 'ایمان کا ٹکڑا' قرار دیا ہے۔ نیز فرمایا :

---

(۱) مسند احمد بن حنبل: ۱۴۸/۴ حدیث: ۱۷۳۷۲...... شعب الایمان بیہقی: ۱۱۶/۱۷ حدیث: ۷۸۵۳...... جامع الاحادیث سیوطی: ۳۰۸/۳۷ حدیث: ۴۰۶۲۶...... کنز العمال: ۳۱۲/۲ حدیث: ۴۰۸۹۔

(۲) صحیح مسلم: ۱۹۸۳/۴ حدیث: ۲۵۵۹...... مصنف عبد الرزاق: ۱۶۷/۱۱ حدیث: ۲۰۲۲۲۔

(۳) سنن ترمذی: ۳۷۶/۷ حدیث: ۲۰۴۳...... سنن ابوداؤد: ۲۵۶/۱۴ حدیث: ۴۹۴۵...... مسند ابویعلی موصلی: ۲۳۸/۷ حدیث: ۴۲۴۲...... مسند حمیدی: ۲۶۸/۲ حدیث: ۵۸۶...... مسند عبد بن حمید: ۲۰۲/۱ حدیث: ۵۸۶...... مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۱۴/۵ حدیث: ۲۵۳۵۹...... معجم کبیر طبرانی: ۳۵۹/۷ حدیث: ۸۰۸۰۔

الحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ . (۱)

یعنی حیا سراسر خیر ہی خیر ہے۔

فقیروں اور تنگ دستوں کے ساتھ اِنکسار و عاجزی سے پیش آؤ، اُن کے لیے بچھ بچھ جاؤ، نرم دلی کا مظاہرہ کرو، اور اُن کے ساتھ جتنی مہربانی کر سکتے ہو کرو۔ دیکھو اس سلسلے میں اللہ رب العزت نے خود اپنے حبیب معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا حکم فرمایا ہے! :

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

(سورۂ اَنعام: ۵۲/۶)

اور آپ اِن (شکستہ دل اور خستہ حال) لوگوں کو (اپنی صحبت و قربت سے) دور نہ کیجیے جو صبح و شام اپنے رب کو صرف اُس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے رہتے ہیں۔

ہاں! دولت مندوں اور سرمایہ داروں سے اَکڑ کر ملا کرو، (اُن کے سامنے کسی عجز و اِنکسار کا مظاہرہ نہ کیا کرو)۔ حضرت سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے کہ مال داروں کے ساتھ سینہ تان کے ملنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جس کا جو حق ہو؛ وہ اپنے مستحق تک پہنچ جاتا ہے۔

اور اگر کوئی واقعی غنی ہو جسے اُس کے رب نے دولت غنا بخشی ہو اور اُسے دُنیاوی جاہ وحشمت کی کچھ پروا نہیں ہوتی (تو پھر یہ اُس سے مستثنیٰ ہے) ایسے شخص کے بارے میں معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشادِ اقدس ہے :

الْغَنِيُّ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْفَقِيْرِ الصَّابِرِ .

یعنی شکر گزار غنی اَجر کے اعتبار سے صبر دار فقیر کی مانند ہوتا ہے۔

(۱) صحیح مسلم: ۶۴/۱ حدیث: ۳۷...... سنن ابوداؤد: ۵۰/۱۴ حدیث: ۴۷۹۸...... مسند احمد بن حنبل: ۴۲۶/۴ حدیث: ۱۹۸۳۰...... مسند شہاب قضاعی: ۷۵/۱ حدیث: ۶۹...... مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۱۳/۴ حدیث: ۲۵۳۴۳...... مسند طیالسی: ۱۱۴/۱ حدیث: ۸۵۴...... معجم کبیر طبرانی: ۶۲/۱۳ حدیث: ۱۴۸۰۱۔

اور جب بھی کسی معاملے میں مشورہ کرنا ہو، تو ایسے لوگوں کی خدمات حاصل کرو جو بن دیکھے اپنے رب کا خوف وخشیت رکھتے ہیں۔ اور اپنے دین واَمانت کے سلسلے میں اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں؛ کیوں کہ مشورے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے :

وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۞ (سورۂ آل عمران:۱۵۹/۳)

اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں۔

پھر مشورے کے بعد جب کوئی معاملہ بن پڑے، اور تمھیں اس پر دلی اطمینان ہوجائے، تو اَب مخلوق کے سارے بھروسے ایک طرف کر کے صرف ایک اللہ کی ذات پر اپنا اِعتماد وتوکل جمالو؛ یہی راز اللہ نے قرآنِ حکیم میں یوں کھولا ہے :

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۞ (سورۂ آل عمران:۱۵۹/۳)

پھر جب آپ پختہ اِرادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسا کیا کریں۔

توکل یہ ہے کہ تم اپنے سارے معاملات کلّیۃً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد کرکے اُس کی رضا پر راضی ہوجاؤ، کہ وہ جو کچھ بھی کرے گا تمہارے حق میں بہتر ہی ہوگا۔

ریشم کی طرح نرم ہوجاؤ

(پیارے بیٹے!) اپنے بھائیوں اور دوست اَحباب کے لیے سراپا محبت واَدب بن جاؤ۔ اور اُن کے ساتھ نرم خوئی ونیک سلوکی کرو۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِصْنَعِ الْمَعْرُوْفَ إِلٰى مَنْ هُوَ أَهْلُهٗ وَإِلٰى مَنْ لَّيْسَ هُوَ أَهْلُهٗ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهٗ أَنْتَ أَهْلُهٗ . (۱)

یعنی اہل وناا ہل ہر ایک کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھا برتاؤ رکھو۔ گو وہ نااہل ہے؛ مگر تم تو اس کے اہل ہو!

---

(۱) مسند شہاب القضاعی: ۴۳۶/۱ حدیث: ۷۴۷...... جامع الاحادیث سیوطی: ۴۷۴/۴ حدیث: ۳۵۷۰...... اسنی المطالب فی احادیث مختلف المراتب: ۵۷/۱ حدیث: ۲۰۴...... کنز العمال: ۳۹۷/۶ حدیث: ۱۶۲۳۸۔

مَا دَخَلَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا دَخَلَ الْخُرْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ . (۱)

یعنی یہ سچ ہے کہ جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے وہ اس کو خوب صورت بنا دیتی ہے، اور جس چیز سے نرمی نکال دی جائے وہ اس کو معیوب کر دیتی ہے۔

(یعنی نرمی سے کام یا بات کی اہمیت و اِفادیت بڑھ جاتی ہے، اور سختی و تلخی سے کام یا بات کی عظمت و قیمت کم ہو جاتی ہے، بلکہ بعض اَوقات بگڑ کر کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہے!)

اپنی زبان کو سچائی کا عادی بناؤ۔ جب بولو تو اچھی اور بھلی بات بولو۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ . (۲)

یعنی ہائے افسوس کہ اِسی زبان کی وجہ سے لوگ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے!

صدیق اُمت اَمیر المومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر اُسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ 'یہی ہے جو مشکلات و مسائل کھڑی کرتی ہے'۔

تو اپنے نفس کا نگران ہو جا

(راحتِ دل وجاں!) اپنے نفس پر کڑی نگاہ رکھو، اور اپنے کان کا خاص خیال رکھو کہ کہیں وہ جھوٹ، چغلی، بہتان اور لغو چیزیں سننے میں نہ لگ جائے۔ اِرشاد باری ہے:

---

(۱) یہ حدیث مختلف اَلفاظ کے ساتھ روایت ہوئی ہے مگر مرکزی مفہوم سب کا تقریباً ایک ہی ہے: صحیح ابن حبان: ۲/۳۱۱ حدیث: ۵۵۱...... مسند احمد بن حنبل: ۳/۲۴۱ حدیث: ۱۳۵۵۵...... مسند شہاب قضاعی: ۲/۱۶ حدیث: ۹۳۷...... معجم اوسط طبرانی: ۵/۲۲۴ حدیث: ۲۲۶۹...... شعب الایمان بیہقی: ۱۴/۴۱۸ حدیث: ۶۶۲۵...... مجمع الزوائد و منبع الفوائد: ۷/۳۲۶ حدیث: ۱۲۶۴۱۔ -چڑیاکوٹی-

(۲) سنن ابن ماجہ: ۱۲/۱۱۸ حدیث: ۴۱۰۸...... مسند احمد بن حنبل: ۵/۲۳۱ حدیث: ۲۲۰۶۹...... مسند طیالسی: ۱/۷۶ حدیث: ۵۶۰...... مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/۳۲۰ حدیث: ۲۶۴۹۸...... معجم کبیر طبرانی: ۱۴/۴۶۵ حدیث: ۱۶۵۴۰...... شعب الایمان بیہقی: ۶/۳۲۳ حدیث: ۲۶۸۲۔

اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡئُوۡلًا ۝

(سورۂ بنی اسرائیل: ۳۶/۱۷)

بے شک کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

اَلۡمُسۡتَمِعُ شَرِيۡكُ الۡقَائِلِ . (۱)

یعنی غیبت کا سننے والا غیبت کرنے والے کے گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

تم خود تو مخلوق کے ساتھ اِنصاف سے کام لو؛ مگر اُن سے اِنصاف کا مطالبہ نہ کرو۔

تاج دارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے :

أشۡرَفُ الأعۡمَالِ ذِكۡرُ اللّٰهِ عز وجل وَإنۡصَافُ الۡخَلۡقِ مِنۡ نَفۡسِكَ . (۲)

یعنی سب سے زیادہ فضیلت والا عمل اللہ کا ذکر، اور مخلوق کو اپنی طرف سے انصاف دینا ہے۔

نفس کو توبہ کا عادی بناؤ، اور عملِ توبہ ہر وقت جاری رکھو۔ دیکھو نبی معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرما رہے ہیں :

إنِّي لأتُوبُ إلَى اللّٰهِ فِي الۡيَومِ مِائَةَ مَرَّةٍ . (۳)

یعنی میں خود دن میں سو مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرتا ہوں۔

لقمۂ حلال اور ذکرِ خدائے ذو الجلال

---

(۱) یہ حدیث ہمیں کہیں نہیں ملی، سوائے شیخ سلمی کی دوسری کتاب 'آداب الصحبہ' کے۔ مندرجہ ذیل کتب میں اِسے حضرت امام شافعی کا قول قرار دیا گیا ہے: حلیۃ الاولیاء: ۱۲۳/۹...... احیاء علوم الدین: ۵۰/۱۔

ہاں، کچھ اسی انداز کی ایک حدیث یوں ملتی ہے: المغتاب والمستمع شریکان فی الاثم. المقاصد الحسنہ، سخاوی: ۲۰۶/۱...... اسنی المطالب فی احادیث مختلف المراتب: ۳۰۳/۱۔ اور علامہ عبدالحی فرنگی محلّی نے اپنی کتاب 'ارتکاب الغیبۃ' میں اسے یوں نقل کیا ہے: المستمع شریک المغتابین۔ -چڑیاکوٹی-

(۲) آداب الصحبۃ، ابوعبدالرحمٰن سلمی: ۱۵۱/۱ حدیث: ۱۱۸...... آداب العشرۃ وذکر الصحبۃ والاخوۃ: ۹/۱۔

(۳) صحیح مسلم: ۲۰۷۵/۴ حدیث: ۲۷۰۲...... سنن ترمذی: ۸۱/۱۲ حدیث: ۳۵۶۸...... سنن ابن ماجہ: ۴۰۸/۱۱ حدیث: ۳۹۴۷...... مسند طیالسی: ۵۷/۱ حدیث: ۴۲۷...... مسند عبد بن حمید: ۱۴۱/۱ حدیث: ۳۶۳۔

(نورِ چشم!) حرام کا کوئی لقمہ کبھی اپنی حلق میں نہ جانے دینا۔ مشتبہ چیزوں سے بچنا۔ فاسقوں کے کھانوں سے اِحتراز کرنا۔ اور اُن کے دسترخوانوں پر بیٹھنے سے اِجتناب کرنا۔ خصوصاً سلطان اور عمائدینِ سلطنت کا مال لینے سے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

كُلُّ لَحمٍ نبتَ مِنَ السُّحتِ فَالنَّارُ أولىٰ بِهِ .(۱)

یعنی حرام مال سے پلنے بڑھنے والا جسم، جہنم میں جانے کا زیادہ حق دار ہے۔

یوں ہی محسن اِنسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ فسق و فجور کی دعوت قبول کرنے سے منع بھی فرمایا ہے۔

اپنی خلوت و جلوت اور قال و حال میں اللہ کا مراقبہ کرو، یعنی یہ تصور جماؤ کہ تم ہر وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نگاہ میں ہو، تمہاری کوئی حرکت اُس پر مخفی نہیں۔ وہ خود فرماتا ہے :

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ۝ (سورۂ نساء:۴/۱)

بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

ذکر و فکر کو اپنا وظیفۂ حیات بناؤ، پابندی کے ساتھ ذکر الٰہی کرو؛ کیوں کہ یہ ذکر بڑی عظیم چیز ہے، ذرا سوچو تو سہی کہ اِس کی بدولت تم اُس پروردگار کے مذکور بن جاتے ہو۔ اُس نے خود قرآن میں اعلان فرمایا ہے :

فَاذۡكُرُوۡنِيۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ ۝ (سورۂ بقرہ:۲/۱۵۲)

سو تم مجھے یاد کیا کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے :

مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أعْطَيْتُهُ أفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ .(۲)

---

(۱) مسند الشامیین: ۱/۶۱ حدیث: ۶۳ ...... مستدرک حاکم: ۴/۱۴۱ حدیث: ۷۱۶۲ ...... معجم کبیر طبرانی: ۱/۳۴ حدیث: ۸۵ ...... شعب الایمان بیہقی: ۱۱/۷۴۹۷ حدیث: ۵۲۷۷۔

(۲) مسند شہاب القضاعی: ۱/۳۴۰ حدیث: ۵۸۴ ...... مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/۳۴ حدیث: ۲۹۲۷۱ ...... شعب الایمان بیہقی: ۲/۱۳۹ حدیث: ۵۹۷ ...... جامع الاحادیث القدسیہ: ۱/۲۰ حدیث: ۳۵۹۔

یعنی جو میرے ذکر میں مشغول رہنے کی وجہ سے مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے، میں اُسے مانگنے والوں سے زیادہ عمدہ چیزیں عطا کرتا ہوں۔

حکمت کے بول

(باعث تسکین جانِ حزیں!) زیادہ ہنسنا اچھا نہیں ہوتا ہے؛ لہٰذا اِسے جس قدر کم کر سکتے ہو کرو؛ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

كَثْرَةُ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ . (۱)

یعنی زیادہ ہنسنا دِل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔

اپنی موت کو بالکل قریب جانو، اور اپنی خواہشوں، تمناؤں سے جان چھڑاؤ، انھیں اپنے قریب نہ آنے دو؛ کیوں کہ ایسا کرنے سے تمھیں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کا حوصلہ وموقع میسر آئے گا۔ سرخیل اتقیا حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اِرشاد فرمایا :

من كان في طرفي فهو فان . یعنی ہر نظر آنے والی چیز فانی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الأَمَلُ o (سورۂ حجر: ۳/۱۵)

آپ انہیں چھوڑ دیجیے، وہ کھاتے (پیتے) رہیں اور عیش کرتے رہیں اور (اُن کی) جھوٹی اُمیدیں انہیں (آخرت سے) غافل رکھیں۔

یوں ہی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر دو لکیریں کھینچ کر فرمایا:

هٰذَا ابنُ آدَمَ وَهٰذا أجَلُهُ ... وَثَمَّ أملُهُ . (۲)

یعنی یہ ابن آدم ہے، یہ اُس کی موت ہے ... اور پھر یہ اُس کی خواہشیں ہیں۔

خلق خدا کو اپنی قیمتی نصیحتوں سے فائدہ پہنچاؤ۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

---

(۱) سنن ترمذی: ۶/۹ ۷ حدیث: ۲۴۷۵...... سنن ابن ماجہ: ۳۸۷/۱۲ حدیث: ۴۳۳۳...... مسند ابویعلی موصلی: ۱۱۳/۱۱ حدیث: ۶۲۴۰...... مسند احمد: ۳۱۰/۲ حدیث: ۸۰۸۱...... مسند شہاب: ۹۸/۱ حدیث: ۱۱۱۔

(۲) سنن ترمذی: ۱۲۹/۹ حدیث: ۲۵۰۵...... صحیح ابن حبان: ۲۶۳/۷ حدیث: ۲۹۹۸...... معجم اوسط طبرانی: ۲۴۵/۲ حدیث: ۶۴۶۷...... مسند صحابہ: ۱۸۲/۲۰ حدیث: ۲۶۳...... شرح السنہ بغوی: ۲۲۸/۷۔

کہتے ہیں کہ میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ حق پرست پر اِس کی بیعت کی کہ (جیتے جی) ہر مسلمان کو اچھی نصیحت کرتا رہوں گا۔ (فرزند رشید!) یہ بات ذہن کی تختی پر لکھ لے کہ جو کچھ اوپر بیان ہوا وہ محض تیری جدوجہد سے نہیں ہوسکتا بلکہ اُس کے لیے توفیق اِلٰہی درکار ہے؛ (کیوں کہ اُس کی توفیق کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اُس کی توفیق کا سوال کرتے رہا کرو، اور اس کی تحصیل میں کوشاں رہو)۔

آخری بات

(ضیاے دیدہ ودل!) ریاضت ومجاہدہ کا عمل ہر حال میں جاری رکھو۔ حلال رزق کھاؤ۔ نگاہیں نیچی رکھنا سیکھو۔ حرام ومشکوک چیزوں سے اپنا دامن بچاؤ۔ زبان کی بھرپور حفاظت کرو۔ دیکھنا کبھی کسی کے ساتھ بدزبانی نہ ہونے پائے۔ دل پر کڑی نگاہ رکھو۔ راز کو راز ہی رہنے دو۔ خلق خدا کے ساتھ شفقت سے پیش آؤ، اور سدا اُن کی خیر خواہی کرو۔

بارگاہِ اِلٰہی میں ٹوٹ کر گریہ وزاری، اور دُعا ومناجات کرو کہ وہ تمھیں اعلیٰ مقامات پر فائز المرام فرمائے۔ نفس کی تہمتوں اور اُس کی بدگمانیوں سے خود کو بچاؤ۔ لوگوں کے ساتھ حسنِ ظن رکھو۔ اولیاء اللہ کی محبت سے اپنے دل کو آباد رکھو۔ فقرا کے ساتھ بھلائی واِحسان جاری رکھو۔ اور اخلاقِ حسنہ کی ہر شاخ پر اپنا آشیانہ بناؤ۔

(فرزند دل بند!) اللہ تجھے اپنی طاعت میں لمبی عمر عطا فرمائے، اور تجھے عزت وکرامت کے شرف سے بہرہ ور کرے۔ میں تجھے یہ ساری نصیحت تو کیے جا رہا ہوں؛ مگر میں نہیں سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ بھی کوئی اِن کو ضائع کرنے والا، اور بھری مخلوق میں مجھ سے بھی زیادہ کوئی حرماں نصیب ہوگا۔ کیا عجیب بات ہے کہ نصیحت کرنے والا خود نا آشنائے رنگِ نصیحت ہے، مستزاد یہ کہ خیر وبھلائی کا آرزومند بھی۔ دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے غفلت کے پردے دور فرما دے، اور وہم وفریب کے اندھیروں سے نکال کر ہمیں یقین وعرفان کے اُجالوں کا سفیر بنا دے۔

(نورنظر!) اللہ تجھے اپنے حفظ واَمان میں رکھے۔ اب میں تجھ سے بطورِ خاص نصیحت کررہا ہوں کہ جب تجھے وقتِ اِجابت میسر آئے تو میرے لیے توبہ ونجات کی دُعا کرنا نہ بھولنا؛ شاید اللہ تیری دُعاؤں کے طفیل میری لاج رکھ لے، اور اپنے فضل وکرم کی خیرات سے نواز دے۔ اور یقیناً اُسے اِس پر کمالِ قدرت حاصل ہے۔

وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا ،ولا حول ولا قوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم والحمدللّٰہ ربّ العالمین، آمین ثم آمین.

قصیدۃ اِستغاثہ

إليک مددت الكف في كل شدة — ومنک وجدت اللطف من كل جانب

وأنت ملاذي والأنام بمعزل — هل مستحيل في الرجاء كواجب؟

وإني لأرجو منک ما أنت أهله — وإن كنت خطاء كثير المعايب

رجاءک رأس المال عندي وربحه — وزهدي في المخلوق أسنى مناقب

فحقق رجائي في يا رب واكفني — شماتة أعدائی و اسوة صاحب

و من أين أخشى عدوا و إساءة — وسترک خلفي من جميع الجوانب

فيا محسنا فيما مضى أنت قادر — على اللطف في حالي فحسن عواقب

یعنی اے پروردگار! ہر مشکل گھڑی اور کڑے وقت میں مَیں نے اپنے ہاتھوں کو صرف اور صرف تیری ہی بارگاہ میں بلند کیا ہے اور پھر میں نے تجھے اس سلسلے میں بھرپور لطف وکرم فرماتے ہوئے پایا ہے،

بس تو ہی میری پناہ گاہ ہے، مخلوق آپ بے بس ہے، (اُس سے توقع رکھنا فضول ہے)؛ تو کیا جس سے توقع رکھنا مستحیل ہے، وہ کبھی اُس کی طرح ہوسکتا ہے جس سے اُمید رکھنا واجب ہے؟

میں نے (تیری شانِ عفو کو دیکھتے ہوئے) تجھ سے بڑی آرزوئیں وابستہ کر رکھی ہیں؛ گرچہ میرا معاملہ یہ ہے کہ بڑا خطا کار و روسیاہ، بلکہ مجموعۂ عیب و نقص ہوں۔

تیری اُمید ہی تو میرا کل سرمایۂ حیات ہے۔ اور اُس کا نقد نفع مجھے یہ ملا کہ مخلوق سے زہد اختیار کرنے کے باعث مجھے بڑی عزت و منزلت مل گئی ہے۔

تو اے پروردگار! میری اُمیدوں کو پوری فرما، اور میرا اِس طرح حامی و ناصر ہوجا کہ بدخواہ دُشمن اور نادان دوست میرا کچھ بگاڑ نہ سکیں۔

اور پھر بھلا میں اپنے دُشمنوں سے کیوں ڈرنے لگوں، اور کسی کی چالوں کو کیوں کر خاطر میں لاؤں، جب کہ تیری حمایت کی ڈھال نے مجھے ہر طرف سے اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔

تو اے سدا اِحسان فرمانے والے کردگار! جس طرح تو نے ماضی میں مجھ پر اپنے فضل وکرم کی بارش فرمائی، اُسی طرح تو میرے حال کو بھی بہتر فرما اور میری عاقبت بھی محمود کر دے۔ بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔

(آغازِ ترجمہ: بروزِ پیر، ۲۶ر ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ/ ۲۴ر اکتوبر ۲۰۱۱ء - اِختتامِ ترجمہ: بروزِ بدھ، ۲۸ر ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ/ ۲۶ر اکتوبر ۲۰۱۱ء)